السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کھڑا ہوکر پیشاب کرنے والے کو گناہ گار کہہ سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((مَن حَدَّثَکُم اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوہُ مَا کَانَ یَبُولُ اِلَّاقَاعِدًا'' » (صحیح ابی عوانہ (۱/۱۹۸) والمستدرک للحاکم (۱/۱۸۱) والسنن الکبری للبیہقی (۱/۱۰۱) والمسند للامام أحمد (۱/۱۳۶۔۱۹۲۔۲۱۳»

''ترجمہ: ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''کہ جو تمہیں بیان کرے کہ نبی ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو۔ نہیں وہ پیشاب کرتے تھے مگر بیٹھ کر

صحیح بخاری ۱/۳۵ میں ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(أَتَی النَّبِیُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَومٍ فَبَالَ قَائِمًا» (الحدیث»

''ترجمہ: ''نبی ﷺ لوگوں کی کوڑا کرکٹ کی جگہ پر آئے اور آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا

توثابت ہوا کہ ثواب بیٹھ کر بول کرنے میں ہے اور کھڑے ہوکر بول کرنے میں گناہ نہیں البتہ بول سے پرہیز نہ کرنے میں گناہ ہے۔ خواہ بول بیٹھ کر کرے یا کھڑا ہوکر کرے جیسا کہ کئی ایک صحیح احادیث سے واضح ہے مثلاً: دو قبروں کے پاس سے گزرنے والی حدیث ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا- ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہورہا ہے اور باعث عذاب کوئی بڑی چیز نہیں۔ ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا'' (بخاری۔ الوضوء۔ باب ماجاء فی غسل البول) اور ''اِستَنزِہُوا مِنَ البَولِ'' والی حدیث۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

رفع حاجت کے آداب ج1ص97

محدث فتویٰ